مقامی عدالت نے ایندھن چوری کے الزام میں ملزمان کو 14 سال قید کی سزا سنا دی

(عدالتی نامہ نگار سے)

ایڈیشنل سیشن جج ثمینہ رشید نے 3 مارچ کو 21 گواہوں کے بیانات اور 47 دستاویزی ثبوتوں کی روشنی میں فیصلہ سنایا۔ عدالت نے ہر ملزم پر 5 لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ملزمان کو مزید 2 سال قید بھگتنا ہوگی۔

استغاثہ کے مطابق ملزمان نے 12 اور 13 اگست 2023ء کی درمیانی شب ڈپو نمبر 4 کے احاطے میں نصب 2 ہزار لیٹر گنجائش کے 3 زیرِ زمین ٹینکوں سے تقریباً 1 لاکھ 40 ہزار لیٹر ڈیزل چوری کیا۔ چوری کے لیے ٹینکوں تک پہنچنے کی خاطر 60 میٹر لمبی سرنگ کھودی گئی تھی۔ یہ سرنگ ڈپو کے قریب واقع ایک خالی پلاٹ سے شروع ہو کر ٹینکوں کے نیچے جا کر ختم ہوتی تھی۔ پولیس کے مطابق سرنگ کی کھدائی میں استعمال ہونے والے بیلچے، کدالیں اور روشنی کے لیے لگائے گئے بجلی کے عارضی کنکشن بھی برآمد کیے گئے۔

ڈپو کے منیجر نے اپنے بیان میں کہا کہ 14 اگست کی صبح معمول کے معائنے کے دوران ٹینکوں کے ڈپ میٹر ریڈنگ میں غیر معمولی کمی دیکھی گئی، جس پر اطلاع دی گئی۔ ابتدائی تحقیقات کے لیے تشکیل دی گئی مشترکہ تفتیشی ٹیم نے 19 اگست کو مقدمہ درج کیا۔ ٹیم کے سربراہ انسپکٹر ذوالفقار حسین بلوچ نے عدالت کو بتایا کہ ملزمان سے برآمد ہونے والے موبائل فونوں کی کال ڈیٹا سے ثابت ہوا کہ وہ واردات کے دن ڈپو کے آس پاس موجود تھے۔

سرکاری وکیل ایڈووکیٹ رخسانہ بتول نے دلائل میں کہا کہ ملزمان نے منظم انداز میں جرم کیا اور ان کا مقصد نہ صرف مالی فائدہ اٹھانا تھا بلکہ ادارے کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے جرائم کی سزا عبرت ناک ہونی چاہیے تاکہ دوسرے لوگ بھی باز رہیں۔ ان کے مطابق ملزمان کے خلاف 14 سال قید کی سزا کافی نرم ہے اور اس میں اضافہ ہونا چاہیے۔

دوسری جانب ملزمان کے وکلا نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کے موکلوں کو جھوٹے مقدمے میں پھنسایا گیا ہے اور استغاثہ کے گواہ ایک ہی محکمے کے ملازم ہیں، اس لیے ان کی گواہی پر مکمل انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ڈپو کے سی سی ٹی وی کیمرے اس رات بند پائے گئے، جو خود ایک مشکوک بات ہے۔ وکلا نے اعلان کیا کہ وہ فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کریں گے۔

عدالت نے ملزمان کی جائیداد ضبط کرنے کا حکم بھی دیا ہے، تاہم ان کے وکلا کا کہنا ہے کہ زیادہ تر ملزمان کے اثاثے پہلے ہی بینکوں کے پاس گروی ہیں۔ ڈپو منیجر نے عدالت کو بتایا کہ چوری سے ادارے کو 1 کروڑ 12 لاکھ روپے کا براہِ راست نقصان ہوا، جبکہ ٹینکوں کی صفائی اور مرمت پر مزید 18 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ ان کے مطابق ڈپو اب ٹینکوں کے گرد کنکریٹ کی دیوار بنا رہا ہے۔

(صفحہ ۱۴ کالم ۲ میں ملاحظہ کریں)

ضلع کونسل نے ہسپتال میں ایمرجنسی کے 24 گھنٹے کام کرنے کا فیصلہ کر لیا

(نامہ نگار سے)

ضلع کونسل کے اجلاس میں یہ فیصلہ 18 ووٹوں کی اکثریت سے کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت چیئرمین ضلع کونسل حاجی نذیر احمد بھٹی نے کی۔ اجلاس میں 25 میں سے 21 ارکان نے شرکت کی۔ فیصلے کے حق میں 18 ووٹ آئے جبکہ 3 ارکان نے مخالفت کی۔ ایک رکن غیر حاضر رہا۔ اجلاس کے بعد چیئرمین نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ’’ہسپتال میں روزانہ درجنوں مریض آتے ہیں اور رات کے وقت ایمرجنسی بند ہونے سے انہیں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے یہ فیصلہ عوام کی سہولت کے لیے کیا ہے‘‘۔

ایم ایس ڈاکٹر فرحانہ ملک نے اجلاس کو بتایا کہ ایمرجنسی کے لیے 6 ڈاکٹرز کی اسامیاں منظور ہیں، جن میں سے 4 اس وقت خالی ہیں۔ ان کے مطابق 24 گھنٹے ایمرجنسی چلانے کے لیے کم از کم 12 ڈاکٹرز درکار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ’’موجودہ عملے پر اضافی بوجھ ڈالنا مناسب نہیں، پہلے خالی اسامیوں پر بھرتی کرنا ہوگی‘‘۔ اس پر اجلاس میں شامل رکن صوبائی اسمبلی سید ارشد حسین شاہ نے کہا کہ اسامیاں پُر کرنا صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

مخالفت کرنے والے ارکان کا مؤقف تھا کہ فیصلہ عجلت میں کیا گیا ہے اور اس کے لیے الگ سے فنڈز مختص نہیں کیے گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ ضلع کونسل کے پاس اس وقت ترقیاتی کاموں کے لیے بھی رقم کم ہے، ایسے میں نئی ذمہ داری بوجھ بن جائے گی۔ تاہم اکثریت نے ان خدشات کو مسترد کر دیا۔ چیئرمین نے کہا کہ ’’اگر ہم نے آج فیصلہ نہ کیا تو کل بھی یہی بحث ہوگی، مریض اسی طرح تکلیف میں رہیں گے‘‘۔

ایم ایس نے بتایا کہ ایمرجنسی میں روزانہ اوسطاً 70 سے 80 مریض آتے ہیں، جن میں حادثات، زچگی کے پیچیدہ کیس اور زہریلے کاٹنے کے واقعات شامل ہیں۔ ان کے مطابق رات کے وقت ایمرجنسی بند ہونے سے مریضوں کو 40 کلومیٹر دور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال منتقل کرنا پڑتا ہے، جس سے قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’کئی مریض راستے میں ہی دم توڑ دیتے ہیں، ہم یہ خطرہ مزید نہیں لے سکتے‘‘۔

اجلاس نے ایک قرارداد بھی منظور کی جس میں صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ضلع کونسل کو ترقیاتی فنڈز کے علاوہ 2 کروڑ روپے خصوصی گرانٹ جاری کی جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے